سوال

میرا سوال درج ذیل حدیث کے متعلق ہے کہ آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟تاکہ میں اسے تقسیم کرسکوں "نماز کے منکر یا تارک نماز کو اللہ تعالی پندرہ قسم کی سزائیں دے گا چھ تو اس کی زندگی میں اور تین اس کی موت کے وقت، اور تین قبر میں اور تین قیامت کے روز: دنیا میں سزا: 1-اللہ تعالی اس کی عمر سے برکت مٹا ڈالتا ہے 2-اللہ تعالی اس کی دعاء قبول نہیں کرتا 3-اس کی چہرے سے نیکی اور اصلاح کی علامتیں ختم ہوجاتی ہیں 4-زمین پر ساری مخلوق اس سے ناراض ہوتی ہے 5-اللہ تعالی اس کے کسی بھی نیک عمل کا اجروثواب نہیں دیتا 6-اللہ تعالی اسے مومنوں کی دعاء میں شامل نہیں کرتا موت کے وقت سزائیں: 1-وہ ذلیل ہوکر مرتا ہے 2-وہ بھوکا مرتا ہے 3-چاہے وہ سمند کا پانی بھی پی لے وہ پیاسا ہی مرتا ہے قبر میں سزائیں: 1-اللہ تعالی اس کی قبر کو اتنا تنگ کرتا ہے کہ اس کی پسلیاں آپس میں مل جاتی ہیں 2-اللہ تعالی اس پر انگاروں کی آگ جلاتا ہے 3-اللہ تعالی اس پر ایک ازدھا مسلط کرتا ہے جسے شجاع اور اقرع کہتے ہیں، وہ فجر کی نماز ترک کرنے کی بنا پر فجر سے لیکر ظہر تک اسے ڈستا رہتا ہے، اور ظہر کی نماز ترک کرنے کی وجہ سے ظہر سے لیکر عصر تک اور عصر کی نماز ترک کرنے کی بنا پر عصر سے لیکر مغرب تک، اور مغرب کی نماز ترک کرنے کی وجہ سے مغرب سے لیکر عشاء تک، اور عشاء کی نماز ترک کرنے کی وجہ سے عشاء سے لیکر فجر تک ڈستا رہتا ہے، اور ہر ڈسنے کی وجہ سے وہ زمین میں ستر ہاتھ دھنس جاتا ہے قیامت کے روز سزائیں: 1-اللہ تعالی اس کے پاس اسے روانہ کرینگے جو اسے چہرے کے بل کھینچے گا 2-اللہ تعالی اس کی جانب غضب اور ناراضگی کی نظر سے دیکھیں گے جس کی بنا پر اس کے چہرے کا گوشت گر جائیگا 3-اللہ تعالی اس کا حساب سختی کے ساتھ کرکے اسے جہنم میں پھینکے گا

جواب

الحمدللہ

اول:

درج ذیل حدیث:

"جس نے بھی نماز میں سستی اور حقارت سے کام لیا، اللہ تعالی اسے پندرہ قسم کی سزائیں دے گا، چھ دنیا میں، اور تین موت کے وقت، اور تین قبر میں، اور تین قبر سے نکلتے وقت...."

یہ حدیث موضوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ باندھا گیا ہے

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی اس کے متعلق مجلۃ "البحوث الاسلامیۃ" میں کہتے ہیں:

اس پملفٹ والے نے تارک نماز کے متعلق جس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے کہ:

"تارک نماز کو پندرہ قسم کی سزائیں دی جائینگی الخ"

یہ باطل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھی جانے والی احادیث میں شامل ہوتی ہے

جیسا کہ علماء کرام میں سے حفاظ کرام نے مثلا حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے "لسان المیزان" میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی وغیرہ نے بیان کیا ہے

دیکھیں مجلۃ: البحوث الاسلامیۃ (329/22).

اوراسی طرح مستقل فتوی کمیٹی نے بھی اس حدیث کے باطل ہونے کے متعلق فتوی جاری کیا ہے:

یہاں فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا قول ذکرکرنا بہتر معلوم ہے، مستقل فتوی اوراسلامی ریسرچ کمیٹی کے فتوی نمبر (8689) میں ہے:

".....اور نمازاورتارک نمازکی سزا کے متعلق جوکچھ اللہ تعالی اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ کافی اورشافی ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا مومنوں پر نمازوقت مقررہ پراداکرنی فرض کی گئی ہے النساء (103).

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے جہنمیوں کے متعلق فرمایا:

تمہیں جہنم میں کس چیز نے پھینکا؟ وہ کہینگے ہم نمازادانہیں کرتے تھے... المدثر (42-43).

چنانچہ اللہ تعالی نے جہنمیوں کی صفات میں نمازکا ترک کرنا بھی ذکرکیا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہمارے اوران کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نمازترک کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1079) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

اس موضوع کے متعلق بہت سی آیات ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی احادیث میں ترک نمازکو کفر قرار دیا ہے

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ حدیث موضوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے، کسی شخص کے لیے بھی اسے نشر کرنا اورلوگوں میں پھیلانا حلال نہیں، لیکن اگر کوئی شخص اس کی موضوعیت اورمن گھڑت ہونا بیان کرنا چاہے تو وہ نشر کرسکتا ہے، تاکہ لوگ اس کے متعلق جان سکیں اورانہیں بصیرت حاصل ہو

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن عثیمین جاری کردہ مرکزالدعوۃ والارشاد عنیزہ قصیم سعودی عرب (6/1).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے بھائیوں کو دعوت دینے اوران کی اصلاح کرنے کی حرص رکھنے پر اجروثواب سے نوازے، لیکن یہ ضرور ہے کہ جو شخص بھی لوگوں میں خیر و بھلائی پھیلانے کی رغبت اورحرص رکھتا ہے، اورانہیں برائی اور شر سے بچانا اورڈرانا چاہتا ہے، وہ اس چیز کے ساتھ کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور صحیح احادیث میں کفائت اورضعیف احادیث سے استغناء پایا جاتا ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کی کوششوں کو کامیابی سے نوازے، اورجنہیں آپ دعوت دینا چاہتے ہیں، اللہ تعالی انہیں اورسب مسلمانوں کو طریق مستقیم کی طرف چلائے

واللہ اعلم.